



سوال

(666) کیا تشہد میں انگلی اٹھانا مسنون ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشہد میں انگلی اٹھانا کیسا ہے؟ اور کس لفظ پر اٹھانی جائے، اٹھانے کی کیفیت کیا ہے اور کب تک اٹھانی جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تشہد میں انگلی اٹھانا مسنون ہے۔ حضرت عبد بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ اصْبَعَهُ الْبَيْسُطِيَّ الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ، يَدْعُو بِهَا صَاحِبَ صَلَاحٍ مُسْلِمٍ، بَابُ صَفِيَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّتِهِ... الخ، رقم: ۵۸۰

یعنی رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (جب، تشہد میں) بیٹھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی داہنی انگلی جو انگوٹھے کے ساتھ ملتی ہے، اٹھا کر اس کے ساتھ دعا کرتے۔

صاحب ”عون المعبود“، ”مرقاۃ“ سے نقل کرتے ہیں:

أَنَّ يَشْهَدُ بِهَا، وَأَنَّ يَسْتَرْعَى عَلَى الرَّفْعِ إِلَى آخِرِ التَّشْهِدِ (۳۷۵/۱)

یعنی تشہد کے اخیر تک انگلی اٹھانے رکھنی چاہیے۔

الوداؤد اور نسائی کی روایت میں بسند صحیح یوں ہے۔

كَانَ يُحَرِّكُ اصْبَعَهُ يَدْعُو بِهَا سَمَنَ النِّسَائِيَّ، بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ، رقم: ۸۸۹

یعنی ”آپ انگلی کو حرکت دیتے رہتے۔ اس کے ساتھ دعا کرتے۔“

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے، کہ سلام تک بالاستمرار (مسلل) انگلی کا اشارہ اور حرکت جاری رہنی چاہیے، کیونکہ اس سے پہلے دعا ہے۔



امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ کا مسلک یہی ہے اور جہاں تک تعلق ہے بعد از اشارہ انگلی رکھنے کا یا نفی اور اثبات یعنی: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پڑھنے کے وقت سے، اسے "مقید" کرنے کا، تو یہ سنت سے ثابت نہیں۔ بلکہ اس حدیث کی دلالت کی بناء پر فعل ہذا سنت کے مخالف ہے۔ **صفحة صلوة النبي ﷺ**، طبع ۳، ص: ۱۳۶

بیہقی کی جس روایت سے فقہائے شافعیہ نے دلیل لی ہے، کہ اشارہ "لا الہ الا" پر کرنا چاہیے۔ پھر بعد میں صاحب "سبل السلام" نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔ اس کے دو جواب ہیں۔

اولاً: اس حدیث میں قطعاً اس بات کی صراحت نہیں کہ اشارہ "لا الہ الا" پر ہونا چاہیے۔

ثانیاً: یہ ہے کہ خلف بن ایماء سے بیان کرنے والا راوی مجہول ہے۔ بناء بریں یہ حدیث ضعیف ہے۔

سنن ابوداؤد وغیرہ کی جس روایت میں انگلی کے حرکت نہ کرنے کا ذکر ہے، وہ قابل حجت نہیں۔ کیونکہ یہ روایت شاذ ہے یا منکر، ملاحظہ ہو! **تحقیق المشکوٰۃ لابانی (۶۳۳/۱)**

جہاں تک کیفیت کا تعلق ہے۔ سو اس بارے میں صحیح مسلم میں ہے، کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد پڑھنے کو بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے، اور اپنا بائیں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے، اور اپنی سبب انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے، اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی کے اوپر رکھتے۔ صحیح مسلم، باب **صفحة الجلوس في الصلاة**، وکيفية... الخ، رقم: ۵۷۹

سنن ابوداؤد کی روایت میں حلقہ بنانے کا ذکر بھی ہے۔ انگوٹھا اور درمیانی انگلی کو ملا کر حلقہ بناتے۔ (سنن ابی داؤد، باب **رفع اليدين في الصلاة**، رقم: ۷۲۶) جس طرح کہ بعض روایات میں (۵۳) کی گرہ کا بھی تذکرہ ہے۔ (صحیح مسلم، باب **صفحة الجلوس في الصلاة**، وکيفية... الخ، رقم: ۵۸۰) جس کی صورت یہ ہے، کہ انگوٹھے کو مسبہ انگلی کے نیچے چوڑائی میں کر دیا جائے۔ اور صحیح مسلم میں دائیں ہاتھ کی تمام انگلیوں کے قبضہ اور سبب سے اشارہ کا حکم ہے۔ (صحیح مسلم، باب **صفحة الجلوس في الصلاة**، وکيفية... الخ، رقم: ۵۸۰) نیز ایک روایت میں انگلی کی طرف نگاہ رکھنے کا بھی ذکر ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! **عون المعبود**، (۳۶۱/۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوة: صفحہ: 569

محدث فتویٰ